احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 17 دسمبر 2003ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 17 دسمبر 2003ء 22 شوال 1424 ہجری - 17 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 285

دائمی برکت کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود کی الہامی دعا

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا حَیْثُ مَا کُنْتُ

ترجمہ: اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بودو باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 621)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے، اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا، تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 234)

محض رونا اور چلانا بھی اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ میں نے سنا ہے کہ ملوک چغتائیہ کے عہد سلطنت میں بعض لوگ ایسے ہوتے تھے جو شرط لگا کر یقیناً رلا دیتے تھے اور ہنسا دیتے تھے اور اب تو صریح یہ بات موجود ہے کہ طرح طرح کے ناول موجود ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ ان کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو پڑھ کر دل بے اختیار ہو کر دردمند ہو جاتا ہے، حالانکہ ان کو یقیناً بناوٹی قصے اور فرضی کہانیاں جانتے ہیں۔

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ انسان دھوکا کھاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جب انسان نفسانی اغراض اور روحانی مطالب میں تمیز نہیں کرتا۔ جس قدر لوگ دنیا میں ہیں، ان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے، جو علامات حقیقیہ سے بے نصیب ہیں۔ ان کے منہ سے معارف اور حقائق نہیں نکلتے، پھر رلا دیتے ہیں۔ اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ حقائق اور معارف سے بہرور ہیں۔ جو عبودیت کے رنگ سے رنگین ہو کر الوہیت کے عظمت و جلال سے خائف اور ترساں ہو کر بولتے ہیں۔ بلکہ اس کی تہہ میں وہی بات ہوتی ہے جو میں نے ابھی ناولوں اور کہانیوں کے متعلق بیان کی ہے۔ وہ خود بھی نفس کی ہوا میں مبتلا ہوتے ہیں اور یوں رونا کچھ فائدہ نہیں رکھتا۔

اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے، تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ پس انسان اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں۔ اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آ جائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد اول ص 272)

داخلہ پریپ کلاس 2004ء
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

✿ نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 14`15 فروری 2004ء بروز ہفتہ اتوار ہوگا۔ داخلہ فارم آفس سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں 6 جنوری 2004ء سے جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 جنوری 2004ء ہے۔

پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء طالبات کی عمر 31 مارچ 2004ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہونگے۔ بچوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے امتحان دو دن پر مشتمل ہوگا۔

قاعدہ + تحریری امتحان۔

14 فروری بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے

انٹرویو۔ فرسٹ گروپ

15 فروری بروز اتوار صبح 7-45 تا 11:00 بجے

سیکنڈ گروپ۔

15 فروری بروز اتوار صبح 11-30 تا 2-00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش:۔ انگریزی حرف تہجی Aa to Zz

اردو:۔ اردو حرف تہجی الف تا ے۔ حساب:۔ گنتی 1 تا 20۔

قاعدہ:۔ یسرنا القرآن صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

موسمی پھول اور پنیریاں

✿ اپنے گھروں کو خوبصورت پھولوں سے سجائیں۔ انگلش کٹ گلاب کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں (سفید، پیلا، کالا، شیڈ ڈ وغیرہ) میں دستیاب ہے۔ گل داؤدی خوبصورت رنگوں میں اور موسم سرما کے خوبصورت پھولوں کی پنیریاں، پٹیزی پٹونیا، انٹرھینئم، وربینیا، ڈھلیا، گیندا وغیرہ دستیاب ہیں۔ تازہ پھولوں کے ہار، گجرے، بوکے، گلدستے وغیرہ ارزاں نرخوں پر بنوانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ خوشی کے مواقع پر سٹیج، کمرہ، کار وغیرہ کی خوبصورت سجاوٹ کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ نیز گلاب کی تازہ پتی دستیاب ہے۔

(گلشن احمد نرسری ربوہ فون 215206-213306)

ہم رہے ثابت قدم سب گردشوں کے باوجود

بے سبب سی ہے اداسی رونقوں کے باوجود
دل میں تنہائی ہے اتری دوستوں کے باوجود

ہجر کا دور گراں اپنی جگہ پر اب تلک
وصل کی امید بھی تھی فاصلوں کے باوجود

یہ تسلی تو تھی اس دنیا کا ہی باسی تو ہے
قرب کا احساس سا تھا فرقتوں کے باوجود

خوف تھا خدشے بھی تھے فکریں بھی اندیشے بھی تھے
لیک مایوسی نہیں تھی وسوسوں کے باوجود

کیا ہوا کہ یک بیک دامن چھڑا کے چل دیا
مڑ کے بھی دیکھا نہ اتنی چاہتوں کے باوجود

کر گیا ہے نقش ہر اک دل پہ وہ انمٹ نقوش
بھول پائے گا نہ گزری ساعتوں کے باوجود

کیوں نہ میرے دل میں اس کی چاہ کے جذبے پلیں
مجھ کو چاہا جس نے میری خامیوں کے باوجود

دل میں ایسے بھی اتر آتے ہیں سناٹے کبھی
جیسے وہ زندہ ہی نہ ہو دھڑکنوں کے باوجود

ذہن ہے سویا ہوا سا نغمگی کی بزم کا
آنکھ دھندلائی ہوئی ہے مہ رخوں کے باوجود

وہ گیا کیا رونقِ بزمِ چمن جاتی رہی
لذتِ دادِ ہنر، شعر و سخن جاتی رہی

شکر للہ کہ وفا کے پھول مرجھائے نہیں
ہیں شگفتہ موسموں کی شدتوں کے باوجود

جانبِ منزل رواں ہے اب بھی اپنا کارواں
تازہ دم ہے راستے کی سختیوں کے باوجود

نامرادی میرے دشمن کا مقدر بن گئی
ہاتھ کچھ آیا نہ اس کے کوششوں کے باوجود

ان مخالف سمت جاتے قافلوں سے پوچھیے
کیوں بھٹکتے پھر رہے ہیں رہبروں کے باوجود

گر خدا کو چھوڑ کر ہو ناخداؤں پر نظر
ڈوب جاتے ہیں سفینے ساحلوں کے باوجود

جن دیوں میں پڑتا رہتا ہے خلوص دل کا تیل
وہ دیے بجھتے نہیں ہیں آندھیوں کے باوجود

گردشِ افلاک بھی ہم کو ہلا پائی نہیں
ہم رہے ثابت قدم سب گردشوں کے باوجود

یہ سہاگن بن پیا کے رہ نہیں سکتی کبھی
پھر کوئی محبوب دل تسخیر کرنے آ گیا
ایک لمحے کے تعطل میں خلا پیدا ہوا
پھر نیا اک باب وہ تحریر کرنے آ گیا

صاحبزادی امۃ القدوس

قطعہ تاریخ وفات

آنسو پینے غم کھانے سے فرصت تھی کب
اور بھی احساسات ہوئے ہیں غیر مرتب
بھر گئے ان آنکھوں کے اور بھی جام لبا لب
''حضرت مرزا طاہر احمد چلے گئے جب''

2003ء

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضور 11/ اپریل کو ربوہ سے روانہ ہوئے اور 23/ اپریل 1984ء کو واپس ربوہ پہنچے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے آخری سفر اسلام آباد (پاکستان) کی حسین یادیں

حضور نے شفقت فرماتے ہوئے اپنے غلام کی ذاتی دعوت کو قبول کیا اور گھر میں رونق افروز ہوئے

مکرم پیر افتخار الدین صاحب

قسط سوم آخر

اس رات اپنے گھر واپس آنے سے پہلے خاکسار نے ان مہمانوں کی فہرست تیار کر کے مکرمی منگلا صاحب کے سپرد کر دی کہ یہ مکرمی شیخ صاحب کو دکھا دیں۔ اور حضور کو منظوری کے لئے پیش کر دیں۔

فہرست مہمانان گرامی قدر

1۔ میرے بے حد پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

2۔ حضور کے اہل خانہ مع سب مہمان خواتین و حضرات جو حضور کے پاس قیام پذیر ہیں۔

3۔ حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور ان کے دفتر کا عملہ

4۔ مرکز سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام وعہدیداران۔

5۔ حضور کے باڈی گارڈز اور ڈرائیور صاحبان۔

6۔ امراء صاحبان (لوکل اور باہر کی جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے)

7۔ وہ تمام خوش نصیب افراد جنہوں نے حضور کی دعوتیں کیں۔

8۔ پیارے آقا کے قیام کے دوران منتظمین صاحبان۔

9۔ وہ اہل علم صاحبان جن سے ملاقاتوں کے دوران حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

10۔ وہ تمام ڈاکٹر صاحبان جنہوں نے میرے شفیق ومہربان آقا کا طبی معائنہ کیا۔

بے شک اس کے علاوہ خاکسار کے عزیز و اقارب بھی تھے۔ شکر الحمدللہ کہ خاکسار کو 20/اپریل کو حضور کی منظوری سے یہ فہرست واپس مل گئی۔ اور اس دن صبح 10 بجے ہم نے حضور کو طبی معائنہ کے لئے ملٹری ہسپتال لے کر جانا تھا۔ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب حضور کو ساتھ لے کر جانے کے لئے بیت الفضل وقت پہ پہنچ گئے۔ جب حضور کا قافلہ ملٹری ہسپتال پہنچا تو جنرل محمود الحسن صاحب حضور کو خوش آمدید کہنے کے واسطے دفتر کے باہر کھڑے تھے۔ جب حضور معائنہ کے لئے اندر تشریف لے گئے تو بے شک یہ ایک روٹین کا چیک اپ تھا۔ ہم لوگ جو باہر کھڑے تھے اپنے پیارے امام کے لئے دعائیں کرنے لگے کہ اللہ کرے کہ چیک اپ کے نتیجہ میں کوئی پریشان کن بات سامنے نہ آئے اور ہم ہمیشہ حضور کو اچھی صحت میں چاق و چوبند ہی دیکھا کریں۔ اس وقت حضور کے کام کرنے کے انداز کا خیال کر کے ڈر محسوس ہونے لگا کہ حضور کس قدر کام کرتے ہیں۔ ہم نے تو صبح سے رات تک یہی مشاہدہ کیا تھا کہ کام کام اور بس کام۔ پتہ نہیں حضور آرام کس وقت کرتے تھے۔ خاکسار نے تو اپنی زندگی میں ایسا انتھک وجود پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بے شک یہ اللہ تعالیٰ ہی تھا جو حضور کو اس قدر طاقت اور ہمت عطا کرتا تھا ورنہ اتنا کام کسی گوشت پوست کے انسان کے بس کی بات نہیں تھی۔ شام مجلس عرفان معمول کے مطابق ہوئی قریبی ساتھیوں کے ہمراہ گھر پہنچا آنے والے دن کے خیال سے ایک سرور رگ و ریشہ پہ چھایا ہوا تھا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ ان چیدہ چیدہ مہمانوں کو جن کو مجلس عرفان میں یا ملاقاتوں اور دعوتوں کے دوران حضور نے اظہار خوشنودی فرمایا تھا ان کے لئے ڈرائنگ روم میں نشستوں کا انتظام کیا جائے باقی تمام مہمانوں کے لئے باہر لان میں انتظام کیا جائے۔ خاکسار کا بھائی اسرار الدین بھی نوشہرہ سے فیملی کے ساتھ اس پروگرام میں شرکت کی غرض سے پہنچ چکا تھا اس کے ساتھ بھی میرے ساتھیوں نے مینیو طے کیا۔ اور ہم لوگ واپس بیت الفضل آ گئے۔

دن کے پروگراموں کے بعد رات گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضور ایک مہمان کو مل کر لاؤنج سے گزرتے ہوئے اوپر اپنی قیام گاہ میں جا رہے تھے کہ حضور کی نظر خاکسار پر پڑی فرمایا پھر کل کا پروگرام طے پا گیا نا۔ خاکسار نے عرض کی یہ تو پیارے آقا کی اس ناچیز غلام پہ حد درجہ مہربانی ہے۔ جس کے لئے حد درجہ ممنون ومشکور ہوں۔ حضور نے جانے سے پہلے مصافحہ فرمایا جس پر خاکسار نے حضور کے ہاتھوں کا بوسہ لیا۔ اور حضور اوپر قیام گاہ تشریف لے گئے۔ آج کیونکہ پھر دیر ہو چکی تھی خاکسار بیت الفضل ہی رک گیا اور رات اس چھت کے نیچے ایک بار پھر لیٹ کے اس خیال سے لذت یاب ہوا کہ اس چھت پر اس ناچیز کے آقا قیام پذیر ہیں اور یہ کس قدر خوش بختی ہے کہ اس چھت کے نیچے آرام کرنے کو وقت ملا ہے۔

حضور کی میرے گھر تشریف آوری

21/اپریل ۔صبح خاکسار بیت الفضل کے ساتھیوں سے اجازت لے کر اپنے گھر 69/E سیٹلائیٹ ٹاؤن پہنچا۔ گھر میں پہلے سے ہی ہر فرد لگتا تھا رات سویا نہیں ہے بلکہ حضور کی دعوت کی تیاری میں مصروف ہے۔ ہر طرف صفائیاں ہو رہی تھیں ہر چیز کو چمکایا جا رہا تھا۔ خاکسار نے ہر وہ پیاری چیز جو ہمیں میسر تھی استعمال میں لانے کے لئے باہر نکال لی ہم آٹھ بھائی بہنوں کی شادیاں اسی گھر میں ہوئیں لیکن اس دن جو اہتمام ہم نے کیا وہ ایسا دل کی گہرائیوں سے کیا کہ لگتا تھا کہ ہر چیز پکار پکار کر کہہ رہی تھی کہ ہر چیز کے پیچھے ہمارے دل دھڑک رہے ہیں اور شاید حضور نے دعوت کے وقت گھر میں پھرتے ہوئے اور بیٹھے ہوئے جہاں کہیں دیکھا ہو گا چیزوں کی جگہ ہمارے دلوں کو ہی فرش راہ پایا ہو گا۔ وہ دن ہمارے گھر کے لوگوں کے لئے ایک عجب دن تھا کہ جس کی یاد ہم کبھی بھلا نہیں سکتے۔ خاکسار نے اپنے ہر عزیز رشتہ دار کے گھر سے ایک مرد اور ایک عورت کو حضور کا قرب حاصل کرنے کی دعوت دے رکھی تھی لیکن اسے ایک روحانی خزانے کے حصول کی کھلی دعوت یقین کیا گیا کہ اکثر گھروں سے دو سے زائد افراد ہی تشریف لائے اور ہر کسی زائد آنے والے نے یہی کہا کہ ہم آپ کے دنیاوی مائدہ کو کم کرنے کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ ہم تو محض روحانی مائدہ کے حصول کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسا دن تھا جس دن ہمارے کبھی کبھار آنے والے عزیز بھی شاداں وفرحاں آئے اور دن بھر ہمارے ساتھ مل کر حضور کی آمد کی خوشی میں گھر کے کاموں میں ہمارا ہاتھ بٹاتے رہے اس دن اس خیال نے دل کو حد درجہ مسرور کیا کہ خلیفۂ وقت سب کے سانجھے ہیں اور ان کی وجہ سے ہم باہم جڑے ہوئے ہیں۔ اس دن باہر لان میں مہمانوں کی نشستوں کا جو پروگرام طے تھا وہ اچانک بارش ہو جانے کے باعث ملتوی کرنا پڑا شاید اس میں بھی کوئی حکمت خداوندی پوشیدہ رہی ہو۔ ڈرائنگ روم میں کارنس کے آگے حضور کی نشست گاہ ایک سفید صوفہ رکھ کر بنائی گئی جس کے لئے ایک سیاہ زمین والا سرخ گلابوں کا صوفہ نیک استعمال کیا گیا جو کہ اس نشست کو بہت نمایاں کر رہا تھا صوفہ کے دونوں اطراف وکٹورین سٹائل کی ایک ایک کرسی راولپنڈی و اسلام آباد کے امراء صاحبان کے لئے رکھی گئی ڈرائنگ ڈائننگ کے درمیان پڑے پردے کے ساتھ لمبے صوفوں کی قطار تھی اور سامنے کی طرف معزز مہمانوں کے لئے کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ خاکسار نے بارش ہو جانے کے باعث پریشانی میں نہ صبح کا ناشتہ کیا تھا نہ دوپہر کا کھانا کھایا تھا اور فکرمندی کی وجہ سے بخار تیز ہوتا جا رہا تھا۔ خاکسار کی اہلیہ ناصرہ کو حد درجہ فکرمندی تھی اس نے ماموں کے ذریعہ ایک رس پر ملائی رکھ کر بھجوائی کہ کچھ تو پیٹ میں جانا چاہئے۔ جب 69/E میں ٹیلی فون پر یہ اطلاع ملی کہ حضور کا قافلہ بیت الفضل سے روانہ ہو چکا ہے تو یہاں موجود ہر ایک کی بیتابی دیدنی تھی۔ کبھی لگتا فکرمندی سے پیٹ میں درد ہو رہا ہے کبھی لگتا دل خوشیوں سے اچھل اچھل کر حلق میں آ اٹکے ہیں۔ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ابھی چند لمحوں بعد ہم اپنی زندگی کے کون سے یادگار لمحات سے گزرنے والے ہیں۔ بارش ہو جانے کے باعث لان میں بچھائی جانے والی کرسیوں کو اوپر کی منزل کے لاؤنج میں لگا دیا گیا تھا اور وہیں مہمانوں کے کھانے کا بھی انتظام کر دیا گیا تھا لاؤنج کے ساتھ کے دو کمرے خالی کر کے ان کو بھی مہمانوں کے استعمال کے لئے تیار کر دیا گیا تھا۔ مگر جب حضور تشریف لائے اور مکرم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت راولپنڈی کے ساتھ خاکسار اور خاکسار کے دو بھائیوں انصار الدین اور اسرار الدین نے حضور کا استقبال کیا اس کے علاوہ خاکسار کے تمام عزیزوں نے قطار میں کھڑے ہو کر داخلی دروازہ تک حضور کا استقبال کیا۔ خاکسار کی

تیسری بیٹی صبّۃ الواحد دروازہ میں کھڑی حضور کو ملی میرے آقا نے اسے گود میں اٹھا کر ڈھیر سا پیار دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے حضور کو ان کی نشست گاہ پہنچایا تو سب سے پہلے حضور کے قدموں میں بیٹھ کر خاکسار نے نہایت فکر مندی سے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ صبح کی بارش کے باعث اصل پروگرام ظاہراً ڈسٹرب ہوا ہے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو ہر لحاظ سے بابرکت و مبارک فرمائے حضور نے فرمایا ''افتخار فکر نہ کرو اللہ بہتر کرے گا'' اور واقعی جب حضور تشریف لے جا چکے تو لگتا تھا ہماری ساری فکریں بھی حضور کے قیام کے دوران کہیں تحلیل ہو گئی تھیں اور اللہ نے جتنا بہتر کیا اس کا تو کبھی ہم نے تصور بھی نہیں کیا تھا حضور حد درجہ خوش ہو کر واپس گئے۔

حضور نے رونق افروز ہونے کے بعد خاکسار کو فرمایا ایک دوست کرنل امجد بھی ڈاکٹر نوری صاحب کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں ان کے لئے بھی انتظام میں خیال رکھیں میرے پاس کہیں جگہ دیں مہمانوں سے باتوں کی ابتداء حضور نے ایک چینی لطیفہ سے کی۔ نشستوں کی ترتیب اس طرح کی گئی کہ قبلہ کی طرف حضور کی نشست تھی۔ حضور کے دائیں اور بائیں ایک جرمن دوست کرنل ڈیٹسن اور جاثم عراقی صاحب تھے جن سے بیت الفضل میں ملاقات کے دوران حضور نے خواہش ظاہر کی تھی کہ اللہ ہمارے پھر بھی مل بیٹھنے کے مواقع پیدا فرمائے۔ راولپنڈی اور اسلام آباد کے امراء صاحبان کرنل امجد صاحب نو احمدی اور ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب، بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب کے دوست کرنل قیوم بنگالی صاحب مرکز سے تشریف لائے ہوئے ملک سیف الرحمان صاحب۔ ڈاکٹر قاضی صاحب کے برادر نسبتی جو کینیڈا سے آئے تھے۔ نوشہرہ جماعت سے ٹوپی کے رہنے والے کرنل احمد خان صاحب۔ حضور کی نشست کے قریب مکرم بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب اور واہ کے ملک اشرف صاحب حضور کی باتیں سننے کے لئے کھانا تناول کرتے ہوئے کھڑے رہے۔ کھانے کے دوران حضور کے سامنے جو سیون اپ اور پانی کے گلاس رکھے ہوئے تھے حضور ان میں سے گھونٹ لے کر جب گلاس واپس رکھتے تو خاکسار کا ماموں زاد مسعود احمد جو ساتویں جماعت کا طالب علم تھا گھونٹ بھرے گلاس کی جگہ نیا بھرا ہوا گلاس رکھ دیتا اور گھونٹ بھرا گلاس لے کر اندرون خانہ بھاگتا اور کہتا تبرک آ گیا۔ ایسے ہی حضور کے سامنے جو پھلکا رکھا ہوتا اس میں سے حضور نے دو لقمے ہی لئے ہوتے تو ڈیوٹی پر موجود مسعود احمد نئے گرم پھلکے کو حضور کی پلیٹ میں رکھ کر پہلا رکھا پھلکا اٹھا کر اندر بھاگتا اور جا کر گھر کی خواتین کو کہتا تبرک۔ تبرک۔ تبرک اور پھر اندرون خانہ تبرک کے لئے جو مسعود احمد کا خیر مقدم ہوتا وہ اس کو دیکھ کر اور بھی گرم جوشی دکھاتا آقا یہ سب کچھ بہت غور سے ملاحظہ فرما رہے تھے اور زیر لب مسکراتے جا رہے تھے۔ وہ دن بھی کیا تھا تبرک کی بہار تھی ہر کوئی اسے پا کر سرشار تھا۔ کیونکہ ہر ایک کو اپنے آقا سے حد درجہ پیار جو تھا۔ وہ ایک ایسا عجیب دن تھا کہ تمام عزیز رشتہ دار خواتین نے باورچی خانہ میں کھانے کے برتانے، پھلکوں کے بنانے، برتنوں کے دھونے دھلانے سلاد کے بنانے سجانے میں اس طرح کام کیا کہ ثابت کر دیا کہ ہر ایک لئے حضور اور ان کے رفقاء کی خدمت باعث سعادت اور موجب برکات ہے۔

کھانے سے فارغ ہونے پر حضور نے ارشاد فرمایا میرا میزبان کدھر ہے۔ اس پر خاکسار نے فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی حضور آپ کا غلام حاضر ہے۔ حضور نے کھانے کی بہت تعریف کی اور فرمایا کھانا وقلفہ فالودہ سب کو بہت پسند آیا۔ ایسا ہی جرمن مہمان کرنل ڈیٹسن نے چانپوں پر پسندیدگی ظاہر کی۔ جاثم عراقی صاحب اور دوسرے مہمانوں نے بھی چائنیز سوپ اور کھانے کی تعریف کی اور خاکسار کا شکریہ ادا کیا کہ اتنے اچھے کھانے کے ساتھ حضور کی بابرکت صحبت نصیب رہی۔ حضور نے خاکسار سے فرمایا کہ اب کیا پروگرام ہے۔ خاکسار نے عرض کی کہ حضور اندر عزیز رشتہ دار خواتین حضور کی منتظر ہیں آپ کچھ دیر کے لئے اندر تشریف لے جا کر رونق بخشیں۔ اس پر حضور نے خاکسار کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا چلو ساتھ ہی مہمانوں سے فرمایا آپ اتنی دیر پھل کھائیں میں اندر ہو کر آتا ہوں۔ حضور جب خاکسار کے ساتھ اندر کے لاؤنج میں پہنچے اور دیوار کے ساتھ رکھے صوفہ پر رونق افروز ہوئے تو لاؤنج میں موجود تمام عزیز رشتہ دار خواتین بھاگم بھاگ حضور کے قدموں میں جگہ حاصل کرنے کو ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگیں۔ حضور نے صوفہ پر رونق افروز ہونے پر فرمایا افتخار کی امی کدھر ہیں۔ افتخار کی امی کو بلائیں اور اس طرح خاکسار کی والدہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا بندی افتخار کی والدہ ہے۔ کچن میں کام میں مصروف خواتین کو جب یہ علم ہوا کہ حضور اندر تشریف لا چکے ہیں تو سب کام چھوڑ چھاڑ بھاگم بھاگ حضور کے قدموں میں حاضر ہوئیں۔ کسی نے کہا حضور میں افتخار کی ممانی ہوں۔ کسی نے تعارف کروایا حضور میں افتخار کی خالہ ہوں۔ کسی نے کہا حضور میں افتخار بھائی کی کزن ہوں۔ حضور نے خاکسار کی بچیوں صدف وشفق کو پاس بلا کر پیار کیا۔ اور فرمایا صبہ کہاں ہے۔ ناصرہ نے بتایا حضور وہ تو انتظار کرتے کرتے سٹیئر ہال کے صوفہ پر ہی سو گئی ہے۔ فرمایا اسے لے آئیں یہاں میری گود میں ڈال دیں مگر ہم نے ایسا کرنے کی جسارت نہ کی مگر ایک مہمان خاتون نے اپنے پوتے کو حضور کی گود میں ڈال دیا کہ حضور اسے دعا دیں۔ جب تصاویر اتاری جانے لگیں تو ہر ایک کی دلی تمنا اور تڑپ تھی کہ وہ حضور کے قدموں میں بیٹھ کر تصویر بنوائے جس پر خاکسار کو فکر ہوئی کہ کہیں کوئی حضور کے پاؤں کے اوپر ہی نہ بیٹھ جائے۔ وہ منظر ایسا تھا جیسے مرغی کے پروں میں چوزے عافیت محسوس کرتے ہیں سب حضور کے قدموں میں ایسے بیٹھی ہوئی تھیں۔

حضور نے ناصرہ کو فرمایا کھانا بہت پرتکلف تھا۔ والدہ نے عرض کی حضور اس موقعہ پر کچھ نصیحت فرمائیں۔ تو فرمایا اس قدر تکلف نہ کیا کریں۔ اس پر خاکسار نے دل میں سوچا کہ اتنی پیاری ہستی کے لئے تو دل نکال کر پیش کر دینے پر بھی تسلی نہیں ہو سکتی تھی۔ حضور نے خاکسار کو فرمایا آؤ افتخار ادھر میرے ساتھ بیٹھو۔ اس طرح حضور نے خاکسار کو اپنے ساتھ بٹھا کر عزت بخشی۔ خاکسار نے عرض کی حضور اب اپنے بھائیوں کو بھی سعادت حاصل کرنے دوں اور اٹھ کر انصار اور اسرار کو حضور کے ساتھ بیٹھنے کو کہا۔ تصاویر اترواتے ہوئے ہر کوئی حضور کی طرف تکے جا رہا تھا۔ اس پر حضور نے ہنس کر فرمایا کیمرہ تو ادھر ہے، اس طرف دیکھیں۔ خاکسار کی ممانی نصرت نے کہا کہ کوئی میری بھی تو حضور کے ساتھ تصویر اتارے۔ اس پر حضور نے ہنس کر فرمایا کہ ہاں بھئی باقی سب کی تصویریں تو آ رہی ہیں۔ بس ایک ان کی ہی تصویر نہیں آ رہی بھئی ان کی تصویر اتاریں۔

حضور خاکسار کی نابینا نانی اماں جی سے بھی ملے اور بہت خوش خواتین کے درمیان سے رخصت ہوئے جب سٹیئر ہال میں آئے تو وہاں صوفہ پر صبہ کو سوئے دیکھا۔ حضور وہیں اس کے پاس بیٹھ گئے اس کے ماتھے سے بال ہٹائے اس کے چہرہ پر پیار کیا اور صبہ کے ساتھ تصویر اتارنے کا فرمایا کہ جب صبہ یہ تصویر دیکھے گی تو کس قدر حیران ہو گی کہ ہیں یہ کس وقت میری تصویر بنی تھی۔ ایسی ایک تصویر حضور نے ہماری نابینا اماں جی کے ساتھ بھی بنوانا پسند فرمائی۔ اور نانی اماں جی سے بہت محبت سے ان کا حال احوال دریافت فرمایا۔ خاکسار کی عزیز رشتہ دار خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ کو تحائف بھی نذر کئے۔ اس کے بعد حضور دوبارہ باہر مرد حضرات میں رونق افروز ہوئے اور کچھ دیر بیٹھنے کے بعد فرمایا اب چلنا چاہئے۔ رخصت ہوتے ہوئے ایک بار پھر خاکسار کو موٹر میں بیٹھنے سے پہلے بلا کر گلے لگایا خاکسار نے حضور کے ہاتھوں کو چوما اور اس قدر اس گھر کو برکت بخشنے پر حضور کا گلوگیر آواز میں شکریہ ادا کیا۔ اس بات کی از حد خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ حضور و بیگم صاحبہ سب بہت خوش و خرم لگ رہے تھے خاکسار نے حضرت بیگم صاحبہ کا بھی شکریہ ادا کیا اور اس طرح 69/E وہ گھر بن گیا جہاں راولپنڈی میں حضور ہجرت فرمانے سے پہلے آخری بار رونق افروز ہوئے تھے۔ جب یہ گھر ''خدا کا گھر'' بن گیا تو اکثر لوگ خاکسار سے پوچھا کرتے ہیں آپ کو کیسا محسوس ہوتا ہے آپ کا یہ گھر خدا کا گھر کیسے بن گیا اس کی بنیاد کس نے رکھی تھی۔ لیکن احباب جماعت کو اس بات کا بہت کم علم ہے کہ حضور کی دعاؤں نے اس کو ایسا بابرکت کر دیا ہے کہ یہ ہمارا گھر نہ ہونے کے باوجود ہمارا ہی گھر ہے جس کے دروازے انشاء اللہ ہماری نسلوں پر کبھی بند نہیں ہوں گے ورنہ تو ماں باپ کی آنکھیں بند ہوتے ہی جائیدادوں کی تقسیم کا جو حال ہوتا ہے ہمارے اردگرد تمام گھر ٹوٹ پھوٹ گئے چھوٹے چھوٹے پلاٹوں میں بٹ چکے ہیں مگر 69/E کی اصل عمارت اسی طرح قائم و دائم ہے اور عبادت کے لئے پچھلے لان میں دو منزلہ اضافی عمارت (مکرم عبدالرشید تبسم صاحب جب پہلے مربی کی حیثیت میں یہاں قیام پذیر ہوئے تو وہ احباب جماعت کو خاکسار کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کرتے تھے یہ ان کا گھر تھا اور اب بھی ان کا ہے فرق صرف یہ ہے کہ یہ پہلے اس میں سوتے بھی تھے مگر اب صرف دن بھر اس میں رہتے ہیں لیکن خدا نے ایک رمضان میں ایسا کیا کہ خاکسار کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس سال کے لئے ڈرائینگ روم میں معتکف احباب کے لئے انتظام کیا گیا خوش قسمتی سے خاکسار کو عین اس جگہ اعتکاف بیٹھنے کا موقعہ ملا جہاں حضور دعوت کے دن رونق افروز ہوئے تھے۔ امیر صاحب نے خاکسار کو امیر معتکفین بھی بنایا اور اعتکاف کی راتیں یہاں سونے کا بھی بندوبست فرما دیا۔ یہ سب اللہ کے کام ہیں اور وہی اپنے بھیدوں کو بہتر جانتا ہے۔ راولپنڈی جماعت کے پاس شروع میں ایسا کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں تھا اکثر جماعتی مہمانوں کو 69/E میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ امیر صاحب کا موجودہ دفتر اس گھر کا گیسٹ روم ہوا کرتا تھا۔ خاندان مسیح موعود کے افراد کے علاوہ بکثرت علماء حضرات نے یہاں قیام فرمایا۔ مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ مولانا غلام باری سیف صاحب۔ جرمنی کے ہدایت اللہ ہیوبش صاحب وغیرھم۔

22/اپریل صبح گھر کے کام نبٹا کر شام کو 4 بجے کے قریب جب بیت الفضل گیا تو خاکسار کے ساتھ اہلیہ ناصرہ اور تینوں بیٹیاں صدف، شفق اور صبہ بھی تھیں۔ کیونکہ حضور نے جاتے ہوئے ناصرہ سے ارشاد فرمایا تھا کہ بچیوں کے ساتھ کل ضرور آنا حضور کا خیال تھا اسلام آباد جو صنعتی نمائش لگی ہے اس میں حضور کی بچیوں کے ساتھ ناصرہ و بچیاں بھی جائیں۔ خاکسار کو بیت الفضل پہنچنے پر ہر ایک ساتھی نے بہت مبارکباد دی اور بتایا کہ حضور آپ کے ہاں کل کی دعوت سے از حد خوش ہیں اور حضور نے آپ کے لئے مکرم مولوی فضل الٰہی بشیر صاحب کے ہاتھ سے آپ کو ایک خط خوشنودی کا لکھوایا ہے۔ بچوں کے لئے چار ڈبے چاکلیٹ کے دیئے ہیں اور ایک خاص تحفہ ہے جو ایک ڈبیہ میں بند ہے۔ ڈبیہ کے اوپر حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا ہوا تھا۔ عزیزم افتخار الدین سلمہ اللہ اور عزیزہ ناصرہ سلمہا اللہ کے لئے پرخلوص دعاؤں کے ساتھ۔

ڈبیا کو کھولا تو اندر ایک خوبصورت گولڈن شیلڈ مع سٹینڈ موجود تھی۔

خاکسار کو اس تحفہ کو پا کر ایسا لگا گویا خدا نے سرخرو فرما دیا ہے۔ تشکر کے جذبات سے بے تحاشہ آنسو رواں ہو گئے۔

باقی صفحہ 6 پر

حقائق الاشیاء (10)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

کائنات کا حسین اور متوازن نظام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ 22/نومبر 1991ء میں احباب جماعت کو اپنے کاموں کو درجہ عروج تک پہنچانے کی تلقین کی اس سلسلہ میں کائنات میں جاری خاموش، اعلیٰ متوازن نظام کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

کائنات میں دیکھیں کہ ان گنت نظام جاری ہیں۔ان گنت قوانین ہیں لیکن دیکھیں کتنی خاموشی سے کام چل رہے ہیں۔اتنی خاموشی ہے کہ دیکھنے والے کو نیند آجاتی ہے۔وہ غافل ہو جاتا ہے۔وہ سمجھتا ہے ہو ہی کچھ نہیں رہا۔ درخت کے ایک پھل بننے تک کے حالات پر غور کریں کتنے بے شمار قانون ہیں جو اس میں حرکت میں ہیں، کام کر رہے ہیں۔ایک آم انسان نے اگر بنانا ہو تو سوچیں اس کے لئے اس کو کتنے بڑے کارخانے کی ضرورت پڑے گی یعنی ان چیزوں سے بنانا ہو جن چیزوں سے خداتعالیٰ نے آم بنا کر دکھا دیا ہے اور روزمرہ ہم اس کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن چونکہ نظام بہت اعلیٰ درجے کا ہے اور بہت عمدگی سے کارفرما ہے اس لئے اس کی آواز ہی نہیں آتی، مزہ چکھتے ہیں پھر بھی آواز نہیں آتی۔ پتہ ہی نہیں لگتا کہ یہ کیسے ہوا اور چیزیں کیا مہیا کی گئی ہیں تھوڑی سی مٹی ہے۔ پانی ہے۔ روشنی ہے اور ہوا ہے۔ یہ امریکہ کے یا روس کے اعلیٰ ترقی یافتہ سائنسدانوں کو مہیا کر دیں کہ یہ لو مٹی یہ ہوا، یہ پانی اور یہ روشنی اور اس سے تم آم بھی بناؤ، امرود بھی بناؤ اور ہر قسم کی غذائیں پیدا کرو۔ گندم بھی اسی سے بنے۔ کچھ نہ کچھ تو سائنسدان آج کل بنا سکتے ہیں۔ ادنیٰ ادنیٰ معمولی معمولی کیمیاؤں سے وہ بڑی بڑی ترقی یافتہ کیمیاوی شکلیں بنا لیتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں لیکن ایک آم بنانے کے لئے کتنے کارخانوں کی ضرورت پڑے گی۔ کتنا شور برپا ہو گا۔کتنی ہوا میں پولوشن (Pollution) (آلودگی) ہو گی۔آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ اس سے فائدہ کتنا اور نقصان کتنا زیادہ ہو گا۔ہم جتنے کام بھی کر رہے ہیں ان سے شور ہی اتنا پیدا ہو رہا ہے کہ اس سے ہی لوگوں کے اعصاب تباہ ہو رہے ہیں اور فضا میں اتنی پولوشن ہو رہی ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہم اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ ترقی کی اعلیٰ حالتوں کی بجائے نسبتاً سادہ صورتوں کی طرف لوٹ جائیں۔ یہ بہتر ہے یا اسی طرح آگے بڑھتے رہیں۔

فالتو مادے کا مصرف

کیونکہ ہر کام جو انسان کر رہا ہے۔ ہر چیز جو انسانی صنعت کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اپنے ساتھ ایسا فضلہ چھوڑ رہی ہے جس کا کوئی فائدہ مند استعمال نہیں ہے بلکہ وہ زہر پیدا کر رہا ہے۔ کائنات میں اللہ تعالیٰ نے جو کارخانے بنائے ہیں ان کا فضلہ، اس کا ذرہ ذرہ دوبارہ صحیح مصرف میں استعمال ہو رہا ہے اور یہ صنعت کا کمال ہے۔ اب آم بنیں یا پھول بنیں، یا اور پھل بنیں، یا پتے بنیں یا شاخیں بنیں، جو کچھ بھی بنتا ہے جب بھی کوئی چیز بنتی ہے اس میں کچھ زائد چیزیں بیکار چیزیں نکل کر فضا میں ادھر ادھر پھیل رہی ہوتی ہیں یا زمین میں جذب ہو رہی ہوتی ہیں۔ پس خداتعالیٰ نے زندگی کے عمل کے ذریعہ عام کیمیا کو نامیاتی کیمیا میں تبدیل کیا ہے اس کے لئے جو کارخانہ بنا ہوا ہے وہ دیکھنے میں ہر جگہ ایک جیسا ہی ہے۔ گھاس پھوس ہو یا جھاڑیاں ہوں یا درخت ہوں۔ بنیادی طور پر سب ایک ہی قسم کا کارخانہ ہے، اس میں آپ کوئی فرق محسوس نہیں کر سکتے لیکن ہر قسم کی مختلف چیزیں وہ بنا رہے ہیں اور ہر ایک کا Waste Product (فالتو مادہ) زندگی کی بقاء کے لئے ضروری ہے اور ایسا حسین توازن ہے کہ ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جس کو آپ کہہ سکتے ہوں کہ یہ دراصل ہمیں ترقی کرنے کی سزا مل رہی ہے مثلاً آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائڈ ان دو چیزوں کا عمل زندگی کی کیمیا میں یا زندگی کی کیمیاگری میں سب سے نمایاں ہے اور ان دونوں کا توازن اتنا حسین طور پر قائم رہتا ہے کہ اس سے کسی قسم کا Environment (ماحول) کو، فضا کو یا زمین کو یا پانیوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا اور ہر چیز جو کچھ پھینک رہی ہے وہ کسی اور دوسری چیز کی بقاء کے لئے کام آ رہی ہے۔

انتظام کا عروج

تو یہ ہے خداتعالیٰ کا کارخانہ جو خاموشی سے چلتا ہے۔اتنی خاموشی سے چلتا ہے کہ سنائی نہیں دیتا اور جو کم نظر ہیں ان کو دکھائی بھی نہیں دیتا۔جن کی بقاء کا سہارا بنا ہوا ہے وہ سمجھتے ہیں ہم خود ہی اپنی بقاء کا سہارا ہیں۔ یہ ساری چیزیں از خود ہو رہی ہیں تو اتنا عظیم الشان کارخانہ یہ دھوکہ دینے لگے کہ میں از خود ہوں، یہ صنعت کاری کا کمال ہے۔ یہ انتظام کا عروج ہے اور اس پہلو سے میں چاہتا ہوں۔ کہ ہم ایک زندہ جماعت ہیں (۔) اس لئے ہم بھی اپنے کاموں کو درجہ عروج تک پہنچانے کے لئے کوشش کرتے رہیں اور خداتعالیٰ نے جس طرح ہمیں نظام کائنات کو چلانا سکھایا ہے اسی طرح ہم اپنے نظام جماعت کو ترقی دیتے چلے جائیں اور اس ترقی کی کوئی آخری منزل نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ جاری و ساری رہنے والی ہے۔ جب ایک کام سے آپ فارغ ہوں گے تو دوسرا کام آپ کے سامنے آ جائے گا۔فراغت کا یہ معنی نہیں کہ بیکار بیٹھو۔ فراغت کا مطلب یہ ہے کہ ایک کام کو جاری کر دو۔ وہ خود کار آلے کی طرح چل پڑے۔ پھر اس کو لطف کے ساتھ دیکھو وہی تمہاری جزاء ہے پھر اپنے وقت کو دوسرے کام کے لئے استعمال کرو اور ایک اور کام اس طرح جاری کر دو۔ غرضیکہ اس طریق پر اگر ہم اپنے کاموں کو آگے بڑھاتے رہیں۔تو جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کی منازل طے کرتی رہے گی۔

(روزنامہ الفضل 26/اپریل 1992ء)

دوسرے سیاروں تک رسائی

2/جون 2000ء کی مجلس عرفان بمقام بیت السلام برسلز بیلجیئم میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال ہوا کہ:

کیا انسان اتنی ترقی کرے گا کہ زمین چھوڑ کر دو تین روشنی کے سالوں (Light years) کے سفر کے بعد دوسرے سیاروں پر جا سکے؟

حضور انور نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا۔اس رفتار سے کوئی زمینی طیارہ چل ہی نہیں سکتا۔ ان کی رفتار 25-30 ہزار میل فی گھنٹہ زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ جو بات آپ کر رہے ہیں وہ ہے ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل۔تو اس رفتار سے انسان سفر کر ہی نہیں سکتا۔اور اگر 25 ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرے تو کئی عمریں اور کئی نسلیں گزر جائیں گی۔تو یہ بات ایسی ہے جو ناممکن ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16/مارچ 2001ء)

ہومیو پیتھی فلسفہ

27/دسمبر 1996ء کی مجلس عرفان میں ایک سوال کے جواب میں ہومیوپیتھی فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا ایلوپیتھی کے بغیر جن کو بھی شفا ہوتی ہے بہت بہتر ہوتی ہے بغیر کسی تکلیف کے اور لمبے عرصہ تک بیماری کے چلنے اور بار بار حملے کے مریض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ میرے پاس کئی بچے آئے ہیں جن کی ماؤں نے بتایا کہ اینٹی بائیوٹک دیتے ہیں۔ جب بخار ٹوٹ جاتا ہے تو ہفتہ کے بعد دوبارہ ہو جاتا ہے۔ پھر گلا خراب پھر مصیبت تو یہ جو سلسلہ ہے یہ ختم ہونے میں آتا ہی نہیں لیکن ہومیو پیتھک دوا سے اگر شفا ہو تو کیونکہ جسم نے از خود ردعمل کر کے ایک کامیاب مقابلہ کیا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے اندر ایک نفسیاتی توانائی آ جاتی ہے۔اور اسی قسم کے اگلے حملہ کو وہ آسانی سے قابو کر لیتا ہے۔

پس یہ جو ہومیوپیتھی کا فلسفہ ہے۔ یہ تسلیم شدہ ایلوپیتھک فلسفہ بھی ہے۔ اور سائنسی لحاظ سے ثابت شدہ ہے۔ چنانچہ انسانی جسم میں دفاع کا جو نظام ہے اس میں کہتے ہیں کہ پہلی دفعہ اگر ایک مرض کے مقابلہ کے لئے جسم کو چودہ دن چاہئیں تو اگر وہ ایک دفعہ مقابلہ پر آمادہ ہو جائے یا اس کی توجہ ہو جائے بیماری کی طرف اور کامیابی سے اس پر قابو پالے تو اگلی دفعہ جب وہ بیماری حملہ کرے گی تو 24 گھنٹے کے اندر جسم وہ تیاری کر لے گا جس پر چودہ دن لگے تھے۔ پس یہ وہ اصول ہے جو اس فلو پر بھی کارفرما ہے جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ اگر جسم کو مقابلہ کی طاقت کا اعتماد حاصل نہ ہو، طاقت ہو بھی لیکن اس پر اعتماد نہ ہو اور اس کا پھل اس نے خود دیکھا نہ ہو تو پھر وہ جو اس کی دفاعی طاقت ہے وہ اسی طرح سوئی رہے گی جس طرح پہلے سوئی ہوئی تھی۔ اور اس مدد کے بغیر جو بیرونی مدد ہے وہ طاقت از خود بیماری پر قابو نہیں پا سکتی۔ نہ چوبیس گھنٹے میں نہ چودہ دن میں۔ لازماً بیرونی مدد کی اس کو عادت پڑ جائے گی اور دفاعی طاقتیں کمزور ہو جائیں گی۔

پس یہ ہے وہ اصول جس کے متعلق میں نے دیکھا ہے بہت سے ایسے احمدی خاندان جو پہلے اینٹی بائیوٹک کی طرف دوڑا کرتے تھے ان میں بھاری اکثریت ہے جو اپنا علاج خود کرنے کی اب طاقت پا گئی ہے جو ہمارے لیکچرز سنتے ہی جنہوں نے کتابیں لی ہیں اور ان سب کی رپورٹ یہ ہے کہ کچھ غلطیوں کے بعد چونکہ ابھی تجربہ نہیں جب وہ صحیح دوائیں دیں تو بالکل بیماری غائب اور پھر بچوں کو مستقل صحت عطا ہو گئی ہے

اور جو نہیں کر سکے میرے پاس ابھی پرسوں ایک کیس آیا تھا جو نہیں فرق کر سکے یا ہومیو پیتھک علاج پر اعتماد ہی نہیں ہوا ان کے بچوں کا برا حال تھا۔ وہ کہتے ہیں کوئی ہفتہ نہیں گزرتا تھا جب انٹی بائیوٹک نہ دینی پڑے۔ ان کو میں نے پھر پابندی سے بند کیا ہے اور ہومیوپیتھی کی دوائیں تجویز کی ہیں جن کی ابھی تک رپورٹ نہیں آئی مگر پہلے ایسے معاملات میں خدا کے فضل سے بڑی خوشکن رپورٹیں آتی رہی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 6/جون 1997ء)

بقیہ صفحہ 4

23/اپریل 1984ء حضور راولپنڈی اسلام آباد میں 28 اپریل تک رہنے کا پروگرام بنا کر تشریف لائے تھے مگر یہاں قیام کے دوران حکومت کے عزائم کچھ ٹھیک نظر نہیں آ رہے تھے اور بہت کچھ ایسا محسوس ہو رہا تھا جس کی بدولت حضور نے اپنا پروگرام مختصر فرماتے ہوئے اچانک 23/اپریل کی صبح ربوہ واپسی کا پروگرام بنالیا۔ ہم لوگ صبح 8 بجے بیت الفضل سے حضور کو لے کر ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور نے 9 بجے چکوال کاٹن ملز کے سامنے گاڑیاں رکوائیں۔ حضور نے گاڑی کی ڈگی میں سے ضرورت کی کوئی چیز نکالی۔ بیگم صاحبہ کو پانی پلایا اور پھر خود پانی پیا۔ کلر کہار چائے پینے کے لئے آدھ گھنٹہ قیام فرمایا۔ اور 2 بج کر 35 منٹ پہ ربوہ پہنچے ربوہ میں عام طور پر کسی کو حضور کے واپس آنے کی اطلاع نہیں تھی۔ خدام الاحمدیہ کی گاڑی نے حضور کے قافلہ میں راستہ میں شمولیت کی تھی۔ عصر کی نماز تک کافی احباب جماعت اور خاندان مسیح موعود کے گھروں میں حضور کی ربوہ واپسی کی اطلاع ہو چکی تھی اس لئے نماز عصر پہ کافی تعداد میں احباب جماعت بیت مبارک میں تشریف لائے ہوئے تھے تا کہ اپنے محبوب امام کو ربوہ واپسی پہ خوش آمدید کہہ سکیں۔ حضور نے نماز عصر ادا کرنے کے بعد حضرت صوفی غلام محمد صاحب سے حال احوال دریافت کیا اور واپس قصر خلافت تشریف لے گئے۔

جسم کو جھٹکے لگیں

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

(الف) ''اگر معدہ اور اعصابی نظام بگڑنے کی وجہ سے سوتے میں جسم کو جھٹکے لگیں تو گرائنڈ یلیا (Grindelia) بہترین دوا ہے''۔ (صفحہ: 134)

(ب) ''بعض لوگوں کو نیند آتے وقت یا نیند کے دوران جھٹکے لگتے ہیں۔ یہ بہت تکلیف دہ عارضہ ہے۔ اس میں گرائنڈ یلیا (Grindelia) چوٹی کی دوا ہے'' (صفحہ: 74)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35435 میں نصیرہ شاہد زوجہ شاہد محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2002-2-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/30000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے سات تولے مالیتی -/45000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نصیرہ شاہد زوجہ شاہد محمود گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 محمد شریف بھٹی وصیت نمبر 31132 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342

مسل نمبر 35436 میں سرور بیگم زوجہ فضل کریم قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمران کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-3-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/13000 روپے۔ نقد رقم -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ سرور بیگم زوجہ فضل کریم عمران کالونی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن عاجز وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342

مسل نمبر 35437 میں بشریٰ عابد زوجہ عابد حسین قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوکھر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-4-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/41000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ بشریٰ عابد زوجہ عابد حسین نوکھر ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید وصیت نمبر 27500 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد طاہر وصیت نمبر 23580

مسل نمبر 35438 میں کاشف محمود ولد خالد محمود قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2002-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد کاشف محمود ولد خالد محمود گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن عاجز وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر محمد اکرام وصیت نمبر 31342

مسل نمبر 35439 میں توقیر احمد ولد منیر احمد پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-6-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد توقیر احمد ولد منیر احمد خیابان سرسید راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 مولوی عبداللطیف پریمی ولد بدر دین راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 محمد عالم ولد چوہدری لعل دین راولپنڈی

مسل نمبر 35440 میں مبشر حسین ولد محمد حسین صابر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سہالہ اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-5-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبشر حسین ولد محمد حسین صابر سہالہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 رفیق احمد بھٹی وصیت نمبر 19882 گواہ شد نمبر 2 راشد حسین برادر موصی

مسل نمبر 35441 میں راشد حسین ولد محمد حسین صابر پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سہالہ سلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-5-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد راشد حسین ولد محمد حسین صابر سہالہ اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 لیفٹیننٹ کرنل رفیق احمد بھٹی (ر) وصیت نمبر 19882 گواہ شد نمبر 2 بشارت عابد برادر موصی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ذوالقرنین صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب بھروانہ ولد مکرم مہر محمد خاں صاحب بھروانہ ساکن چنڈ بھروانہ تحصیل وضلع جھنگ مورخہ 28 نومبر 2003ء بروز جمعۃ المبارک بقضائے الٰہی بعمر 44 سال انتقال کر گئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف عرصہ تین سال سے کینسر کی ایک موذی قسم (Hodgkin Lymphoma) میں مبتلا تھے۔ آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے امتیازی نمبروں میں M.B.B.S کی ڈگری حاصل کی۔ Urology میں Specialize کیا اور دو تین سال سرکاری نوکری کرنے کے بعد آپ نے اپنے آپ کو نصرت جہاں سکیم میں پیش کر دیا۔ آپ کو پانچ سال کیلئے گھانا بھجوایا گیا۔ اور اس عرصہ میں تقریباً 1200 آپریشن کئے۔ 1994ء میں وطن واپس آ کر پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی اور اپنے گاؤں چنڈ بھروانہ میں ذاتی ہسپتال قائم کیا جہاں آخردم تک ہزاروں مریضوں کا مفت علاج بھی کیا۔ آپ ایک نافع الناس وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مبشر احمد صاحب مدینہ ٹاؤن فیصل آباد سے اطلاع دیتے ہیں کہ میرے ہم زلف مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد سلیمان شیخ چائلڈ سپیشلسٹ ابن خواجہ محمد عثمان مرحوم (قصور) رفیق حضرت مسیح موعود طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 30 نومبر 2003ء بروز اتوار بعمر 59 سال وفات پا گئے۔ مورخہ یکم دسمبر بعد نماز ظہر وعصر آپ کی نماز جنازہ دارالذکر فیصل آباد میں مکرم شیخ مظفر احمد صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے پڑھائی۔ اور تدفین فیصل آباد میں قبرستان گھوکھوال میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ محمد یوسف قمر صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع قصور نے دعا کروائی۔ آپ امیر صاحب ضلع قصور کے حقیقی چچا تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم سفینہ پرنٹنگ اینڈ ٹیکسٹائل والوں کے اور مکرم ملک عبدالمتین صاحب لاہور و مکرم شیخ ظفر احمد صاحب کمبائنڈ فیبرکس والوں کے ہم زلف تھے۔ آپ نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹا شادی شدہ ہے اور بیٹی ڈاکٹر ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

نکاح وشادی

مکرم مقبول حسین ضیاء صاحب مربی سلسلہ کے بیٹے مکرم ظہور احمد مقبول صاحب مربی سلسلہ متخصص فی الفقہ کا نکاح مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے بعوض 35 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 3 دسمبر 2003ء مکرمہ قانتہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد عبداللہ صاحب کارکن خلافت لائبریری کے ساتھ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ میں بعد از نماز عصر پڑھا۔ اسی روز شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔

نیز 4 دسمبر 2003ء کو مکرم مقبول حسین ضیاء صاحب کی بیٹی مکرمہ سعیدہ بانو کا نکاح مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ہمراہ مکرم ظہیر عبداللہ ولد حوالدار محمد عبداللہ صاحب سے مبلغ 30 ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ انکی رخصتی پر دعا بھی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ دونوں رشتوں کو ہر دو خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم سہیل الطاف شیخ صاحب ابن مکرم الطاف احمد شیخ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح مکرمہ عائشہ زریں صاحبہ بنت ملک محمد اکرم طاہر صاحب آف سبزہ زار ملتان روڈ لاہور کے ہمراہ ایک لاکھ روپے حق مہر پر 24/اکتوبر 2003ء بروز جمعہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھا۔ مکرم سہیل الطاف صاحب مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب مرحوم ابن مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا ہے اور اس کا ننھیال مکرم حکیم میاں محمد اشرف صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود ابن میاں سراج دین صاحب مرحوم (رفیق حضرت مسیح موعود) میاں فیملی آف دہلی گیٹ لاہور ہے۔ اسی طرح مکرمہ عائشہ زریں صاحبہ مکرم ملک عبداللہ صاحب مرحوم سابق امیر بھیرہ کی پوتی ہے اور مکرم سیٹھی مبشر احمد صاحب آف جہلم کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ اور مبارک کرے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالغفور رندھاوا صاحب دارالعلوم غربی صادق تحریر کرتے ہیں کہ میرا بیٹا ڈاکٹر عبدالشکور صاحب ایم بی بی ایس بتاریخ 15 دسمبر 2003ء کو 45 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پا گیا۔ مرحوم نے تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں نماز جنازہ اسی روز بیت الصادق دارالعلوم غربی ربوہ کے باہر مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم منیر احمد صاحب منیب صدر محلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین

> قرآن کریم ہماری زندگی اور ہماری روح ہے۔
> (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

مرکزی کلاس داعیان

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی نظارت دعوت الی اللہ کے زیر انتظام مرکز میں داعیان کی کلاسیں منعقد کروائی جا رہی ہیں۔ مورخہ 4۔ اکتوبر کو اس سلسلہ کا پہلا وفد 32۔ افراد پر مشتمل ضلع منڈی بہاؤالدین سے آیا۔ رات کو مجلس سوال وجواب ہوئی اور اگلے روز 5۔ اکتوبر بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک باقاعدہ کلاس منعقد ہوئی جس میں علماء کرام نے لیکچر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مفید نتائج نکالے۔

گورکھ پان۔ ایک مفید بوٹی

حکیم منور احمد عزیز

امراض جگر، پتہ، مثانہ کے لئے اکسیر اعظم ہے پنجاب کے اکثر علاقوں میں یہ بوٹی، اس نام سے ہی مشہور ہے۔ یہ بوٹی زمین پر بچھی ہوتی ہے۔ اور تنکے جتنی باریک شاخیں جڑ سے نکل کر چاروں طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ جس پر چاول کے دانہ کے برابر بے شمار پتے لگے ہوتے ہیں ہر ایک شاخ کے سرے پر ایک نہایت خوشنما سفید رنگ کا پھول کٹوری شکل کا نکلتا ہے گورکھ پان مارچ میں معمولی پھوٹنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر جوں جوں گرمی پڑتی ہے۔ یہ ریتلی نمدار زمین میں ترقی کرتی جاتی ہے۔ برسات کا موسم آتا ہے تو یہ خوب پھولتی ہے۔ یہ کسی خاص ملک یا علاقہ کی پیداوار نہیں ہے۔ بلکہ جہاں کہیں اسے موافق زمین مل جائے خود رو پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بوٹی جگر کی گرمی کمزوری کا علاج ہے۔ جگر اعضائے رئیسہ میں سے ایک عضو ہے۔ جگر سیاہی مائل سرخ رنگ کے جمے ہوئے خون کا لوتھڑا ہے۔ جسم میں اس کا مقام دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے اور معدہ کے اوپر ہے۔ انسان کی صحت اور بقاء کے لئے جگر کی اہمیت مسلمہ ہے۔ کیونکہ جوہر حیات خون اسی میں پیدا ہوتا ہے۔ پتہ، تلی، گردہ مثانہ اسی کے تابع ہیں۔ موسم برسات کے بعد جگر کی کئی ایک بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ موسمی بخار کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں جگر کے مریضوں کو سارا جاڑا (سردی) تکلیف میں گزارنا پڑتا ہے۔ یرقان، کمی خون پیشاب کا کم یا زیادہ آنا پیشاب جل کر زرد رنگ کا آنا۔ سر چکرانا، ہاتھ پاؤں میں جلن، سینہ میں جلن، خون کا پتلا ہونا، ہاضمہ کا ٹھیک نہ ہونا۔ گرمی محسوس کرنا، زبان کا خشک ہونا۔ معمولی بات پر غصہ آنا، دل دھڑکنا، نیند میں کمی ہونا، تھوڑا کام کرنے یا چلنے سے سانس کا پھولنا، پنڈلیوں کا پھولنا، یہ تمام علامات جگر کی خرابی سے تعلق رکھتی ہیں اگر جگر بہتر کام کرے اور صفراء صاف ہو جائے تو ان تمام تکلیفوں سے نجات ہو سکتی ہے۔ ان تمام بیماریوں سے بچاؤ کے لئے قدرت نے موسم برسات میں یہ بوٹی پیدا کر رکھی ہے۔ اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔ اس کا پورا پودا ہی قابل استعمال ہے اس کی مقدار خوراک ایک تولہ ہے جب کہ مزاج سرد خشک ہے۔ یہ خون کو صاف کرتی ہے۔ ضعف جگر، یرقان، گرمی مثانہ، مالیخولیا، بھس کے علاوہ ہر قسم کے موسمی بخاروں میں مفید اور مجرب ہے۔

نسخہ: گورکھ پان خشک ایک تولہ رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو دیں صبح کو پانی کا رنگ سرخ ہو جائے گا۔ اب اسے چھان کر چینی ملا کر صبح نہار پی لیں اور ثقیل اشیاء سے پرہیز رکھیں خرابی جگر کے لئے صرف پندرہ دن کافی ہے۔

شربت: گورکھ پان خالص ایک پاؤ دو کلو پانی میں بھگو دیں دو دن بعد جوش دیں یہاں تک کہ پانی نصف رہ جائے اب اس کو چھان کر ایک کلو چینی ملا کر شربت کا قوام دیں۔ یہ شربت مقوی قلب اور دافع خفقان، مصفی خون ہے۔ یرقان، ضعف جگر، کمی خون، گرمی مثانہ، مالیخولیا، کمی نیند میں مفید اور مجرب ہے مقدار خوراک تین تین تولہ صبح شام ہمراہ عرق کاسنی دیں۔

سردائی: ایک تولہ گورکھ پان، الائچی سبز پانچ دانہ، مغز بادام، 20 عدد شیریں کے ہمراہ گھوٹ کر پانی اور چینی ملا کر نہار منہ پینا ضعف جگر کے علاوہ مقوی دماغ ومعدہ ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	17۔دسمبر	زوال آفتاب	12-04
بدھ	17۔دسمبر	غروب آفتاب	5-09
جمعرات	18۔دسمبر	طلوع فجر	5-33
جمعرات	18۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-00

پٹرول اور مٹی کا تیل مہنگا آئل کمپنیز ایڈوائزری کمیٹی نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں فی لیٹر 20 پیسے سے 28 پیسے تک اضافے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اضافہ 6% سے لے کر 1.42% تک ہے۔ پٹرول 20 پیسے، ایچ او بی سی 28 پیسے، کیروسین (مٹی کا تیل) 22 پیسے اور لائٹ ڈیزل 26 پیسے مہنگا کر دیا گیا ہے۔ ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت میں 20 پیسے کمی کی گئی ہے۔ پٹرولیم کی قیمتوں میں مسلسل چھٹی بار اضافہ کیا گیا ہے۔ نئی قیمتوں کا اطلاق 16 دسمبر سے ہو چکا ہے۔

کابینہ کا اجلاس سیکیورٹی پر عدم اطمینان

وفاقی کابینہ کا اجلاس وزیراعظم جمالی کی صدارت میں ہوا جس میں صدر مشرف کے قافلے کے بعد بم دھماکے سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا گیا اور سیکیورٹی کی صورتحال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔ جمالی نے کہا کہ صدر کی حفاظت حکومت کی ذمہ داری ہے۔ وی وی آئی پی شخصیات کی سیکیورٹی کے طریقہ کار کو نئی صورتحال کے تناظر میں ازسرنو ترتیب دیا جائے اور وزارت خزانہ فوراً فنڈ جاری کرے۔ وفاقی اور صوبائی خفیہ اداروں کے رابطوں کو یقینی بنایا جائے۔ ایک دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کا وطیرہ ترک کر دیا جائے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہم مشرف کے ساتھ ہیں۔ حکومت ملک کو اعتدال پسند اسلامی ریاست بنانے کے راستے پر گامزن ہے۔ اس راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو ختم کر دیا جائے گا۔

میگاوتی اور مشرف کی ملاقات انڈونیشیا کی صدر میگاوتی نے صدر مشرف سے ملاقات کی ایوان صدر میں انڈونیشن صدر کا صدر مشرف اور وزیراعظم جمالی نے استقبال کیا۔ ملاقات کے دوران سیاست معیشت، دفاع، ثقافت اور تعلیم کے شعبوں میں باہمی تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ میگاوتی نے پاکستان کو آسیان تنظیم میں شمولیت کیلئے اپنی حمایت کی یقین دہانی کرائی۔

پنڈی دھماکہ کسی ماہر کا کام ہے وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید نے صدر مشرف کے قاتلانہ حملہ کیس میں کہا کہ یہ کسی ماسٹر مائنڈ ماہر کا کام ہے۔ پل کے نیچے پانچ جگہ بم رکھے گئے۔

سنگل کرنسی اور کھلی سرحدوں سے پہلے تنازعات طے کرنے ہونگے بھارتی وزیراعظم واجپائی کی تجویز کہ ساؤتھ ایشیا میں سنگل کرنسی سسٹم اور کھلی سرحدیں ہونی چاہئیں۔ اس پر دفتر خارجہ پاکستان کے ترجمان نے کہا کہ ایسی صورتحال کیلئے پہلے تمام تنازعات کا حل ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا بھارتی فوج کشمیر سے نکل جائے تو مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم بھارت کی طرف سے لگائی جانے والی باڑ گرائیں گے نہیں اسے رکوانے کیلئے سفارتی کوششیں جاری رکھیں گے۔

بھارت کیلئے پی آئی اے یکم جنوری سے پروازیں شروع کریگا قومی ایئرلائن پی آئی اے یکم جنوری سے بھارت سمیت سارک کے چار رکن ممالک سری لنکا، نیپال اور بنگلہ دیش کیلئے اپنی پروازیں شروع کرے گی۔

صدام حسین قطر منتقل عراق کے سابق صدر صدام حسین کو بغداد سے امریکی سنٹرل کمانڈ کے ہیڈکوارٹرز قطر پہنچا دیا گیا۔ صدام حسین نے گرفتاری کے بعد ابتدائی تفتیش میں کہا ہے کہ عراق کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار نہیں۔ امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ صدام کو جنگی مجرم کی حیثیت سے رکھا جائے گا۔ مستقبل کا فیصلہ اتحادی ممالک کے صلاح مشورے سے کیا جائے گا۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ انہیں پھانسی ہو سکتی ہے۔ رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ سابق صدر کے ساتھ جنیوا معاہدے کے تحت سلوک ہوگا۔ برطانیہ نے سزائے موت کی مخالفت کر دی ہے۔

میں عراق کا صدر ہوں۔ صدام سی این این کے مطابق عراق کے سابق صدر صدام حسین نے گرفتاری کے وقت کہا ''میں عراق کا صدر ہوں۔ ڈیل کرنا چاہتا ہوں،، ان کے جواب میں امریکی افسر نے کہا کہ صدر بش نے آپ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق صدام حسین زیرزمین پناہ گاہ سے ہاتھ اوپر اٹھا کر باہر آئے۔ صدام سے امریکی حکام نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ صدام نے اپنے بیان میں کہا کہ میں دکھی ہوں کیونکہ میری قوم کو غلام بنالیا گیا ہے۔

صدام 23 نومبر کو گرفتار ہوئے بعض مغربی ممالک کی ایجنسیوں نے مختلف رپورٹس دی ہیں اور شبہ ظاہر کیا ہے کہ صدام حسین کو 23 نومبر کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ انہوں نے خودکشی کی کوشش بھی کی گارڈ نے بھی گولیاں بدل کر خالی رکھ دی تھیں۔ گرفتاری میں اہم کردار کرد لیڈر طالبانی نے ادا کیا۔ صدام کے قبیلے کے لوگوں نے مخبری کی۔ گارڈ بھی اطلاعات فراہم کرتے رہے۔ گرفتاری کے وقت صدام کے پاس پستول تھا۔ پناہ گاہ کی گہرائی کم تھی۔ اس میں بیڈ اور 6 فٹ کے صدام کیسے داخل ہوئے۔؟

چین میں علیحدگی پسند گروپ چین نے تاریخ میں پہلی بار چار مسلم علیحدگی پسند گروپوں کے 11۔ ارکان کی فہرست جاری کر دی ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ مسلم گروپ چین کے اندر دہشت گردی کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ غیر ملکی حکومتیں ایسٹرن، ترکستان اور اسلامک موومنٹ، ترکستان لبریشن آرگنائزیشن، ورلڈ یوبگو یوتھ کانگرس اور ایسٹ ترکستان انفارمیشن سنٹر کو غیر قانونی قرار دیکر ان کے اثاثے منجمد کریں اور ان کے خاتمے میں مدد دیں۔

بغداد میں دو تھانوں پر خودکش حملہ عراق کے سابق صدر صدام حسین کی گرفتاری کے بعد عراقی دارالحکومت بغداد میں دو پولیس سٹیشنوں پر کار بم دھماکوں میں 6 پولیس اہلکاروں سمیت 10۔افراد ہلاک ہو گئے اور متعدد زخمی ہوئے۔

تکریت میں صدام کے حق میں مظاہرہ

تکریت میں صدام کی رہائی کے لئے سینکڑوں طلبہ نے مظاہرہ کیا۔ صدام کے آبائی شہر میں طلبہ روتے چلاتے صدام کے حق میں نعرے لگاتے رہے۔ امریکی فوج نے زبردست لاٹھی چارج کیا اور کئی طلباء کو گرفتار کر لیا۔

چیچن جنگجوؤں کا گاؤں پر قبضہ چیچن جنگجوؤں نے ہمسایہ روسی ریاست داغستان میں داخل ہو کر 9 روسی فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ بعد ازاں ایک گاؤں پر قبضہ کر کے 40۔افراد کو ایک سکول میں یرغمال بنالیا۔

گلف چپ بورڈ
جدید ترین پلانٹ پر تیار کردہ مضبوط ترین بورڈ
گلف ووڈ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

شادی ہال
سیاب منصور پیلس کاہلوں کمپلیکس
سرگودھا روڈ ربوہ فون: 04524-214514

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سیالکوٹ ضلع و شہر کیلئے بھجوا رہا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ ☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ امراء، صدران عہدیداران مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)